REGD. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

یوم یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۲ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲ "
فی پرچہ	۱ "

293

جلد ۲ | ۳۱ اخاء ۱۳۲۷ھش | ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ | ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۴۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۰ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے احباب حضور کی صحت کیلئے خاص طور پر دعا فرماویں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلہ میں خواجہ شہاب الدین سندھ کے دورہ پر

ملیریا کی روک تھام کیلئے موثر اقدامات

کراچی ۳۰ اکتوبر پاکستان کے وزیر مہاجرین خواجہ شہاب الدین اور سندھ کے وزیر اعظم پیرالٰہی بخش بدھ کو ہوائی جہاز کے ذریعے کراچی سے سکھر روانہ ہو رہے ہیں۔ وہاں وہ یہ دیکھیں گے کہ حال ہی میں جو مہاجرین مغربی پنجاب سے آئے ہیں انکو از سر نو آباد کرنے میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے خواجہ شہاب الدین کو اس سے پہلے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ چند ضلع افسر مرکزی اور صوبائی حکومت کے اس حکم سے بے پرواہی برت رہے ہیں کہ مہاجرین کو جلد سے جلد آباد کیا جائے۔ وہ شکارپور لاڑکانہ وغیرہ علاقوں میں بھی جائیں گے حکومت نے انتظام کیا ہے کہ مہاجرین کے کیمپوں میں ملیریا یا کوئی دوسری وبا نہ پھیلنے پائے چنانچہ کونین وغیرہ ادویہ بڑی معقول تعداد میں ضلع حکام کو پہنچا دی گئی ہیں۔ اور انہیں ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ انہیں صرف اور صرف مہاجرین میں تقسیم کرکے ہر ممکن احتیاط سے کام لیں کہ مہاجرین ملیریا کا شکار نہ ہونے پائیں۔

وزارت مہاجرین نے پریس اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مہاجرین کی تکالیف کے متعلق ہر قسم کی شکایات وزارت مہاجرین تک پہنچائیں۔ تا ان کا تدارک کیا جا سکے۔

—— کراچی ۳۰ اکتوبر پیر کے روز خواجہ شہاب الدین کراچی کے ریڈیو سٹیشن کا افتتاح کریں گے۔

راجوری کے محاذ پر بکتر بند ہندوستانی دستوں کی پیشقدمی روک دی گئی

مو کے قریب ہندوستانی سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے

جنگ ۳۰ اکتوبر حکومت آزاد کشمیر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ راجوری کے محاذ پر تھانہ منڈی کے جنوب مشرق میں آزاد فوجوں نے ہندوستانی فوج کے بکتر بند دستوں کی پیشقدمی کو روک دیا ہے چنانچہ اس معرکہ میں ۷۰ ہندوستانی سپاہی ہلاک ہو گئے اور زخمی ہوئے راجوری کے شمال میں آزاد سپاہی دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں وہاں ہندوستانی فوجوں کا دباؤ پہلے کی نسبت بہت کم ہو گیا ہے وہاں جو ہندوستانی بٹالین لڑ رہی ہے وہ ٹینکوں اور بھاری توپوں سے پوری طرح آراستہ ہے گذشتہ چند دنوں میں ہندوستانیوں نے آگے بڑھنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن آزاد سپاہی انکے مقابلے میں چٹان کی طرح ڈٹے رہے اور دشمن کو ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھنے دیا پونچھ کے شمال مشرق میں طرفین کے درمیان شدید آتشباری ہوئی آزاد فوج نے یہاں جن علاقوں پر قبضہ کیا ہے آج ان میں سے مزید بارودی سرنگیں نکالی گئیں ٹیٹوال کے شمال اور اوڑی کے جنوب میں آزاد فوجوں نے دو ہندوستانی گشتی دستوں کا صفایا کر دیا۔ زوجیلا اور ٹیٹوال میں ہندوستانی ہوائی جہازوں نے کہیں کہیں بمباری کی۔

وزیر اعظم پاکستان کی فرانس کے وزیر خارجہ سے ملاقات

پیرس ۳۰ اکتوبر پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخان نے کل فرانس کے وزیر خارجہ موسیو شومان سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ اس ملاقات کے دوران میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بھی موجود تھے۔ بعد میں مسٹر لیاقت علی خاں سر آغا خاں سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے نیز آپ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے علاوہ اور دیگر ممالک کے بہت سے نمائندوں سے ملاقات کی۔

فلسطین کے متعلق عراقی پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس

قاہرہ میں عرب لیگ کا اہم جلسہ

قاہرہ ۳۰ اکتوبر عرب لیگ نے فیصلہ کیا ہے کہ یہودی ریشہ دوانیوں اور اتحادی اقوام کے رویہ کے پیش نظر عربوں کے لئے جو مستقل خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے عرب ممالک میں اور زیادہ اتحاد اور تعاون پیدا کیا جائے چنانچہ اس سلسلے میں بعض نہایت اہم تجاویز پر مشتمل ایک رپورٹ تیار کی گئی ہے جس پر بحث کرنے کے لئے قاہرہ میں عرب لیگ کا ایک عام جلسہ بلایا گیا ہے۔ عراقی پارلیمنٹ فلسطین کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے پیر کے روز ایک خفیہ اجلاس منعقد کر رہی ہے۔ ادھر سلامتی کونسل میں منگل کے روز فلسطین کے مسئلہ پر پھر بحث کی جائے گی۔ جس میں بالخصوص اس سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔ جو نجف میں لڑائی بند کرانے کے سلسلے میں برطانیہ اور چین کی مشترکہ قرارداد کے متعلق رپورٹ کرنے کے لئے گذشتہ اجلاس میں بنائی گئی تھی۔

نواب بھوپال کی شاہ فاروق سے ملاقات

قاہرہ ۳۰ اکتوبر۔ نواب بھوپال نے جو آجکل مکہ معظمہ سے واپس آتے ہوئے قاہرہ میں مقیم ہیں آج مصر کے شاہ فاروق سے ملاقات کی۔

کمیونسٹ فوجیں منچوریا کے اہم ترین شہر پر قابض ہو گئیں

سرکاری فوجیں شمالی چین خالی کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں

پیکنگ ۳۰ اکتوبر۔ منچوریا میں لڑائی دن بدن نازک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے پیکنگ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کمیونسٹ فوجیں مکڈن میں داخل ہو گئی ہیں مکڈن شمالی چین کا اہم ترین صنعتی مرکز ہے۔ اگرچہ سرکاری فوجوں نے مشرقی علاقے میں جوابی حملہ شروع کر دیا ہے لیکن کمیونسٹوں نے اسے روک لیا ہے چینی حکومت کے ایک نمائندے نے منچوریا میں لڑائی کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے اس خبر کی تردید کی ہے کہ شمالی چین میں کمیونسٹوں کو اہم کامیابیاں ہو رہی ہیں لیکن اس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ وہاں اس وقت بڑی زبردست لڑائی جاری ہے جو فیصلہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ سرکاری فوجیں منچوریا کو کلی طور پر خالی کر دینے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ اور وہاں اس وقت جو کچھ فوجی سرگرمی دکھائی جا رہی ہے اس کا مطلب بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ شمالی چین کو منظم طریق پر خالی کیا جا سکے۔

کوئی دوسرا ریڈ کلف ایوارڈ منظور نہیں کیا جائیگا

آزاد کشمیر کی پہلی سالگرہ پر میاں جعفر شاہ کی تقریر

پشاور ۳۰ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ نے آزاد کشمیر کی پہلی سالگرہ کے موقعہ پر کل تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ سرحد کے لوگ کشمیر کے متعلق اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کا کوئی یکطرفہ فیصلہ قبول نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ ہرگز ہرگز کوئی دوسرا ریڈ کلف ایوارڈ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

انہوں نے مزید فرمایا کہ جب تک کشمیر کے باشندے کامل فتح حاصل نہیں کر لیتے سرحد کے لوگ برابر ان کی مدد کرتے چلے جائیں گے۔

عرب مہاجرین کی امداد کیلئے

بین الاقوامی فنڈ قائم کرنے کی تجویز

پیرس ۳۰ اکتوبر بچوں کے بین الاقوامی فنڈ کی انتظامیہ کمیٹی نے فلسطینی عرب مہاجرین کی عورتوں اور بچوں کی امداد کے لئے ۶ لاکھ ڈالر کی منظوری دی ہے اسی طرح برطانیہ امریکہ بلجیئم اور ہالینڈ نے اتحادی قوموں سے اپیل کی ہے۔ کہ مہاجرین کی امداد کے لئے ۱۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر کا ایک فنڈ قائم کیا جائے۔

—— پشاور ۳۰ اکتوبر سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں منگل کے روز پشاور سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں آپ وہاں صوبے کی خوراک اور ترقی کی سکیموں کے بارے میں بات چیت کریں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر سید عبدالحمید قریشی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل رتن باغ لاہور سے شائع کیا

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ رضی اللہ عنہ

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب، خلیل مبلغ افریقہ سیرالیون

مغربی افریقہ میں ایک چھوٹا سا ملک سیرالیون ہے۔ یہاں سب سے پہلے ہمارے مجاہد بزرگ مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ رضی اللہ عنہ ۱۹۲۱ء میں تشریف لائے۔ ان کو لوگ بہت یاد کرتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کے نام نیرؓ رکھ کر ان کی یاد تازہ کرتے ہیں نیرؓ صاحب مرحوم حد درجہ خوش خلق ملنسار۔ حلیم رحیم۔ ہنس مکھ۔ بے ضرر غریب پرور۔ نافع الناس وجود تھے۔ جب میں ۱۰ دسمبر ۱۹۴۵ء لنڈن روانہ ہونیوالا تھا۔ تو قادیان کے اسٹیشن پر میری آخری ملاقات تھی۔ میں نے عرض کی کچھ نصائح لکھ دیں۔ آپ نے میری کاپی پر مندرجہ ذیل نصائح اپنے ہاتھ سے لکھیں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تقویٰ۔ پابندی نماز۔ استقلال اور ہمت سے کام لو۔ ہمیشہ دعائیں کرتے رہو۔ دالتہ ہیں بھی دعائیں کرتے جاؤ۔ جاؤ۔ جاؤ خدا حافظ والسلام" بقلم نیرؓ (نصائح لڈ خلیفۃ اوّل رضؓ) ۱۰/۱۲/۴۵

آپ کو فری ٹاؤن کے اس وقت کے سب چھوٹے بڑے خوب جانتے ہیں اور اب آپ کے حالات جھوم جھوم کر خوشی سے بیان کرتے ہیں۔ ایک دن بندہ شہر کے سب سے بڑے مسلم رئیس الہادی ماسٹر آف کورٹ کو ملا۔ خوش ہو ہو کر عجیب لطف اندوز پیرایہ میں حضرت نیر صاحب کے حالات سنانے لگے۔ کہنے لگے۔ نیر صاحب کیا تھے ایک مجسمۂ جادو تھے۔ ہزاروں کے مجمع میں رات کو پانچ چھ گھنٹے تقریر کرتے رہے۔ سب کو مسحور کر لیا۔ خصوصاً جب قرآن کریم وجد سے پڑھا تو دنیا عاشق ہو گئی جس طرف جائیں۔ سینکڑوں لوگ پیچھے پیچھے گویا سارا شہر ہی احمدی ہو گیا۔

فری ٹاؤن کے بہت لوگ اب بھی بیان کرتے ہیں کہ ہر کام کا ایک فن ہوتا ہے تبلیغ کے فن میں کمال نیرؓ صاحب کو حاصل تھا بازار میں جاتے تھے تو ایک ہاتھ میں (دائیں طرف) قرآن کریم دوسرے ہاتھ میں (بائیں طرف) بائیبل ہوتی۔ ہر ایک کو دعوت دیتے آؤ بھائی مقابلہ کر لو۔ کونسی کتاب افضل، اعلیٰ برتر۔ بہتر۔ اکمل۔ اور احسن ہے۔ اور کونسی کتاب ناقابل عمل اور ادنیٰ ہے۔ آؤ آؤ میدان میں آؤ۔ پھر فرماتے۔ سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ الہامی کتاب خود دعوے کرے اور خود ہی دلائل بھی مہیا کرے۔ قرآن کریم میں دعوے بھی ہے اور اس کے ساتھ دلائل بھی ایک نہیں ہزارہا دلائل کا سمندر ہے۔ مگر بائیبل میں نہ دعویٰ نہ دلائل۔ بتلاؤ بھئی ڈگری کس کے حق میں دو گے انصاف کرنا۔ ظلم نہ کرنا۔ مسیحی مشن سو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا۔ یہاں قائم تھے۔ یتیم خانے قائم کئے۔ بھولے بھالے ان پڑھ لوگوں کو ہزاروں کی تعداد میں مسیحی بنا کر پھولے نہیں سماتے تھے۔ لیکن وہ سب آپ کے دم سے مرتے تھے۔ مقابلہ پر ہرگز نہیں آتے تھے۔

ایک دن مکان تلاش کرتے کرتے فری ٹاؤن مسجد کے نزدیک بندہ اور مولوی محمد صدیق صاحب فاضل چلے گئے ایک گھر کی مالک نوے سالہ مسلم بڑھیا یوں گویا ہوئی کہ میں وہ عورت ہوں۔ جس نے نیرؓ صاحب مرحوم کو اپنے ہاتھوں سے کھانا پکا کر کھلایا اور وہ مدت میرے اسی مکان میں ٹھہرے رہے۔ بہت خوش ہو ہو کر حالات سناتی رہی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ایسے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی خداوند کریم ہم سب کو توفیق بخشے۔ اور ان کے قائم مقام پیدا ہوتے رہیں۔ حتیٰ کہ تمام دنیا کا ایک ہی مذہب یعنی حقیقی اسلام ہو جائے۔ اور ہم سب کا انجام بہتر ہو۔ آمین

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

سید مقصود علی شاہ صاحب آف مانسہرہ کی وفات

سید مقصود علی شاہ صاحب متوطن ضلع ہوشیارپور مورخہ ۱/۱۹ کو پیٹ میں درد کے حملہ سے اچانک فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم مخلص احمدی تھے۔ باوجودیکہ ان کے والد اور دادا صاحب اور چچے احمدیت کے مخالف تھے۔ انہوں نے اپنی ہمشیرہ کا رشتہ اپنے زور سے احمدی خاندان میں کیا۔ اور والد صاحب کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے احمدیت سے اخلاص میں کبھی کمی نہ آنے دی۔ انہوں نے احمدیت کی خاطر بڑی قربانیاں کیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلندی درجات نصیب فرماوے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی تلقین دے۔ آمین

(خاکسار محمد عرفان احمدی اسپلی ذیلیں مانسہرہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عشق الٰہی

"عشق مجازی تو ایک منحوس عشق ہے کہ ایک طرف پیدا ہوتا اور ایک طرف مرجاتا ہے۔ اور نیز اس کی بناء اس حسن پر ہے جو قابل زوال ہے اور نیز اس حسن کے اثر کے نیچے آنے والے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے۔ کہ وہ حسن جو حسن معاملہ اور صدق و صفا اور محبت الٰہیہ کی تجلی کے بعد انسان میں پیدا ہوتا ہے اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے۔ وہ مستعد دلوں کو اس طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ کہ جیسے شہد چیونٹیوں کو۔ اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرہ ذرہ اس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے۔ صادق المحبت انسان جو سچی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔ وہ وہ یوسف ہے۔ جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں جو فرقان مجید ہے فرماتا ہے۔ کہ مومنوں کا نور ان کے چہروں پر دوڑتا ہے اور مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے۔ جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے۔ اور مجھے ایک دفعہ عالم کشف میں پنجابی زبان میں اسی علامت کے بارہ میں یہ موزوں فقرہ سنایا گیا۔ "عشق الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی" مومن کا نور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ وہی روحانی حسن و جمال ہے۔ جو مومن کو وجود روحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔

جسمانی حسن کے ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں۔ مگر یہ عجیب حسن ہے۔ جس کی خریدار کروڑہا روحیں ہو جاتی ہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۶۵)

فروخت اراضی ربوہ کے متعلق چند ضروری اعلانات

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ

(۱) ربوہ میں جو دگنے نرخ پر تین صد کنال زمین فروخت کرنے کا اعلان کیا گیا تھا وہ تین صد کنال ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے احباب مزید کوئی رقم اس نرخ پر زمین خریدنے کے لئے ارسال نہ کریں اور دوسرے اعلان کا انتظار کریں۔

(۲) یہ فیصلہ کیا گیا ہے کسی صاحب کو ربوہ میں چار کنال سے زائد زمین نہ دی جائے۔ سوائے اس کے کہ بچوں کی علیحدہ رہائش کے لئے مزید زمین درکار ہو۔ اس لئے جن دوستوں نے چار کنال سے زائد زمین کے لئے رقوم داخل کی ہیں وہ فوراً اطلاع دیں کہ انہیں چار کنال سے زائد زمین کیوں درکار ہے

(۳) سکرٹری اور اسسٹنٹ سکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ کے دفاتر تا حال لاہور رہی میں ہیں۔ اس لئے جملہ خط و کتابت تا اطلاع ثانی جودھامل بلڈنگ کے پتے پر کی جائے۔ بہت سی ڈاک ربوہ جانے کی وجہ سے ضائع ہو رہی ہے۔

(اسسٹنٹ سکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

دعائے مغفرت:۔ میری والدہ ماجدہ بعارضہ بخار تین ماہ بیمار رہ کر ۲۶ اور ۲۷ اکتوبر کی درمیانی شب کو ایک بجے وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے سلسلہ سے محبت اور اخلاص رکھنے والی خاتون موصی بھی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی بھی پابند تھیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں والدہ صاحبہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار حشمت اللہ خاں از بھیرہ ضلع شاہ پور)

روزنامہ الفضل
۳۱ اکتوبر ۱۹۴۸ء

غلط تنقید

شمال مغربی سرحد کے قبائلی سرداروں نے جنرل غازی سردار امیر محمد خان کی قیادت میں خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان سے استدعا کی تھی۔ کہ وہ ضلع گورداسپور کے پاکستان میں شمولیت کا مطالبہ کریں۔ ہم نہیں جانتے کہ موجودہ حالات میں ایسے مطالبہ کو کیا وقعت دی جا سکتی ہے۔ اور اب کس طرح مقررہ اور طے شدہ حدود میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے اس معاملہ میں اب دخل اندازی بالکل ناممکن نظر آتی ہے۔ اور ہند بھی اب کسی طرح اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے آمادہ نہیں کیا جا سکتا۔ الغرض یہ معاملہ نہایت ٹیڑھا ہے۔ اور ایسے مطالبہ کی کامیابی نہایت مشتبہ اور مشکلات کی حامل ہے

حیرت ہے کہ سول ملٹری گزٹ نے اس مطالبہ پر ایک نہایت غیر ذمہ دارانہ نوٹ شائع کرنا ضروری سمجھا ہے۔ نوٹ میں خواہ مخواہ ضلع گورداسپور کی قدیم تاریخ کی روشنی میں غیر متعلقہ تنقید کی گئی ہے۔ جس سے مسلمانوں اور سکھوں دونوں کی دلآزاری ہوتی ہے۔ انگریزوں کے ہندوستان پر اقتدار سے پہلے دونوں قوموں کے درمیان گزرے ہوئے تلخ واقعات کو موجودہ حالات میں ایسے طریق سے بیان کرنا جس سے دونوں کے درمیان دشمنی کی خلیج وسیع تر ہو کسی طرح بھی قابل ستائش نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس لحاظ سے سول ملٹری کا یہ نوٹ بالکل غیر متوقع اور خطرناک ہے۔ یقیناً یہ عاقبت نااندیشانہ نوٹ سخت مایوس کن ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ انگریزی معاصر آئندہ اس قسم کی نقصان دہ تحریرات سے پرہیز کرے گا۔ اور اپنے قلم کو احتیاط کے ساتھ استعمال کرے گا۔

معاصر نے سکھوں کے ضلع گورداسپور کے ساتھ قریبی تعلقات ظاہر کرنے کے لئے خواہ مخواہ سکھ لیڈر بندا کی مغل حکومت کے ہاتھ سے گورداسپور میں گرفتاری اور بعض دوسرے سکھوں کے قتل کی عام داستان کی طرف اشارہ کر کے سکھ تاریخ سے انتہائی درجہ کی ناواقفیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہم نہیں سمجھتے کہ اس تعلق میں ایسے تلخ واقعات کی یاد موجودہ حالات میں تازہ کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی!

معاصر مذکور اگر اس مطالبہ پر قلم اٹھانا چاہتا ہی تھا۔ تو اسکو چاہیئے تھا کہ ضلع گورداسپور کے ان حالات پر روشنی ڈالتا جو تقسیم پنجاب کے وقت موجود تھے۔ سکھوں کے اس ضلع سے انگریزوں کے اقتدار سے پہلے کے تعلقات تھے بیان کرنے ضروری نہ تھے کیونکہ موجودہ حالات پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اگر ایسا استدلال جائز ہو سکتا ہے تو پھر ہمیں ان تعلقات پر بھی غور کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ جو انگریزی اقتدار سے پہلے مسلمانوں کو تمام ہندوستان سے تھے۔ اگر معاصر مذکور سکھوں کے ضلع گورداسپور میں حقوق کی بناء ان کے اس ضلع سے قدیم تعلقات پر رکھتا ہے تو مسلمانوں کے تمام ہندوستان کے پرانے تعلقات کی بناء پر اسکو تمام ہندوستان میں مسلمانوں کے حقوق بھی مدنظر رکھنا چاہیئے تھا۔

معاصر کو صرف یہ دیکھنا چاہیئے تھا کہ تقسیم پنجاب کے وقت ضلع گورداسپور کی کیا حالت تھی ظاہر ہے کہ یہ ضلع مسلمانوں کی اکثریت کا ضلع تھا اور تقسیم کے معاہدہ کے متعلق مسٹر جناح، پنڈت نہرو، سردار بلدیو سنگھ اور لارڈ مونٹ بیٹن نے جو بیانات دیئے تھے۔ ان میں ضلع گورداسپور کو پاکستان میں شامل کرنے کا یقین تھا کیونکہ اس میں مسلمانوں کی بالبداہت اکثریت تھی۔ لیکن لارڈ مونٹ بیٹن نے جو بیان ان بیانات سے دوسرے دن نشر کیا۔ اس میں خاص طور پر ضلع گورداسپور کا ذکر کر کے معاہدہ کی شرائط کو مشتبہ کر دیا۔ اور اپنے اس دوسرے بیان میں ضلع گورداسپور کی مسلم اکثریت کو غلط طور پر نہایت خفیف ظاہر کر کے معاہدہ کی غیر ذمہ دارانہ ترمیم کر دی۔ اور جو اکثریت کا اصول اصل معاہدہ میں مقرر کیا گیا تھا اس کی نفی کر دی۔ اور اصل معاہدہ میں جو لفظ "دیگر موثرات" کا رکھا گیا تھا۔ اس کی آڑ میں بعد میں یہ مسلم اکثریت کا ضلع بنیادی اصول اکثریت کی خلاف ورزی کر کے مشرقی پنجاب میں شامل کر دیا گیا!

اس ذکر سے ہمارا صرف اتنا مطلب ہے کہ اگر معاصر مذکور اس معاملہ پر کچھ کہنا بھی چاہتا تھا تو اسکو بجائے سکھوں کے ضلع سے گزشتہ تعلقات اور گزشتہ تلخ یادیں تازہ کرنے کے ضلع گورداسپور کی صرف تقسیم کے وقت کی صورت حالات کو مدنظر رکھ کر کہنا چاہیئے تھا۔ اور متذکرہ بالا اعتراضات کو بہر صورت حالات کی روشنی میں تولنا چاہیئے تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ معاصر نے گزشتہ تاریخ کے سلسلہ میں اپنے نوٹ میں جو کچھ کہا ہے وہ غیر ضروری ہی نہیں بلکہ نہایت خطرناک ہے۔ اور سکھوں اور مسلمانوں کے تلخ تعلقات کو اور بھی تلخ کرنے والا ہے۔ موجودہ حالات میں ہمیں ایسی غیر ذمہ دارانہ باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ دونوں قوموں کے دلوں میں جو ایک دوسرے کی طرف سے بداعتمادی پیدا ہو چکی ہے اور دلوں میں گرہ پڑ گئی ہے اسکو رفع کیا جائے۔ اور اگر تاریخی واقعات اس ضمن میں بیان کرنے ضروری بھی ہوں۔ تو دونوں قوموں کے گزشتہ خوشگوار تعلقات کے واقعات کو بیان کرنا چاہیئے۔ جن واقعات کی سکھ تاریخ میں کوئی کمی نہیں ہے۔

چاول

لاہور کے اخبارات میں چاولوں کے راشن کے متعلق جو احتجاج کیا گیا ہے۔ وہ نہایت مناسب ہے۔ ہم اس بات کو تو ماننے کے لئے تیار ہیں کہ گندم کی کمی کی وجہ سے حکومت نے چاولوں کو راشن میں شامل کیا ہے۔ لیکن جو چاول گیارہ آنے فی سیر جیسی گراں قیمت پر دیئے جا رہے ہیں۔ وہ اتنے خراب ہیں کہ اس سے اچھے چاول گزشتہ سال صرف سات آنہ فی سیر کے حساب سے دیئے گئے تھے۔ اول تو چاولوں کی غذائی قیمت ہی بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ پھر ایسے چاول اتنے مہنگے فروخت کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ غرباء چاولوں کا حصہ راشن اول تو خرید ہی نہیں سکیں گے۔ اور اگر خریدیں بھی تو چاولوں کی غذائی قیمت کم ہونے کی وجہ سے خوراک جو ان کے لئے پہلے ہی بہت تھوڑی ہے اور بھی تھوڑی ہو جائے گی۔

حکومت کو چاہیئے کہ اگر وہ مجبوری کی وجہ سے چاولوں کو راشن میں شامل کرنا ضروری سمجھتی ہے تو اسے چاہیئے کہ اچھے چاول مہیا کرے اور مناسب قیمت پر فروخت کرے۔ اگر اچھے چاول میسر نہ آ سکتے ہوں تو پھر قیمت میں تخفیف کرنی لازمی ہے۔ غرباء پچھلے سال سے دوگنی قیمت ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

ایسے برے چاول اتنی گراں قیمت پر فروخت کرنے کا یہ بھی اثر ہوا ہے۔ کہ چاولوں کی قیمت بلیک مارکٹ کرنے والوں نے بھی دوگنی کر دی ہے۔ اور اس طرح عوام کو لوٹنے کا ان کو اور بھی موقعہ ہاتھ آ گیا ہے۔ ایسے حالات میں حکومت کو چاہیئے کہ جس طرح اس نے گندم کے ذخیرہ بازوں کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔ چاولوں کے ذخیرہ بازوں کے خلاف بھی شروع کر دے۔ اور یہ ذخیرہ [illegible] قیمت پر فروخت کر[illegible]

کامریڈ آذر کا بیان

کامریڈ آذر نے اخبارات کے نام ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں انہوں نے سوشلسٹ پارٹی سے علیحدگی کی وجوہات پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ لکھتے ہیں گذشتہ چند مہینوں سے ہمسایہ ملک نے سوشلسٹوں سے جاسوسی کا کام لینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ بعض مسلمان سوشلسٹوں کو حال ہی میں پاکستان بھیجا گیا ہے۔ جنہوں نے آتے ہی پارٹی میں ذمہ دار عہدے سنبھال لئے ہیں۔ بیان کے آخر میں کامریڈ آذر فرماتے ہیں۔ ضرورت اس وقت ملک میں ایک وفادار پارٹی بنانے کی ہے جو حزب مخالف کا کام کر سکے۔ ایک پارٹی کی حکومت سے ملک کے حالات کبھی نہیں سدھر سکتے۔ جس کا ثبوت ترکی کا حشر ہے چنانچہ ہم ملک کے حالات کے پیش نظر جلد ہی ایک نئی پارٹی بنائیں گے۔ چاہے ہمیں کتنی مشکلات سے دوچار کیوں نہ ہونا پڑے

کامریڈ آذر کا بیان عجیب رنگ پر نکلا ہے ایک طرف تو وہ سوشلسٹ پارٹی پر جاسوسی کا الزام لگاتے ہیں۔ اور دوسری طرف خود ملی قومی درد اور وفاداری کا جذبہ دوستانہ پیکر ملک میں ایک ایسی نئی پارٹی کی بنیاد ڈالنے کے خواہشمند ہیں جو حزب مخالف کا کام دے سکے۔ کیونکہ ان کے نزدیک بغیر اس کے ملک کے حالات سدھر ہی نہیں سکتے۔ گویا وہ خود ہی تندرست کو مریض تصور کر کے اس پر ایک ایسا عمل جراحی کرنا چاہتے ہیں کہ جس سے نہ مرض رہے اور نہ مریض۔ ہمارے خیال میں موجودہ حالات میں کہ جب ہم اپنی نوزائیدہ مملکت کو مستحکم بنانے میں مصروف ہیں اور بہت سے اندرونی و بیرونی خطرات سے دوچار ہیں۔ کسی مخالف پارٹی کا خیال ملک کے لئے نقصان دہ ہی نہیں بلکہ مہلک ہے اور ہر ایسی کوشش جو اس تفرقہ کا بیج بونے والی ہو ایک ایسی تخریبی سرگرمی کے مترادف ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہم مسٹر آذر کے بیان پر بجز اس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتے کہ رسی جل گئی پر بل نہیں گیا۔ اپنی روش میں خاطر خواہ تبدیلی پیدا کئے بغیر سوشلسٹ پارٹی سے علیحدگی یا اس پر الزام بے معنی ٹھہرتا ہے

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل دوسروں سے مانگ کر پڑھتا ہے۔ وہ اپنا فرض کماحقہ ادا نہیں کر رہا۔

لنڈن میں عید الضحیہ کی تقریب

افریقہ کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبروں اور دیگر معززین کی شرکت

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان کا خطبہ عید

از مکرم مولوی مقبول احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی

اس دفعہ لنڈن میں عید الضحیہ کی تقریب ۱۴ اکتوبر کو تھی۔ یہ عید نہایت اہم تھی۔ کیونکہ اس میں افریقہ کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبروں نے بھی شرکت کی۔ جو کہ برٹش افریقن کانونیل کانفرنس میں شرکت کے لئے لنڈن تشریف فرما تھے۔ دس بجے کے قریب احباب بکثرت آنے شروع ہو گئے اور ۱۱½ بجے تک مسجد میں خوب رونق ہو گئی۔

حاضرین میں مندرجہ ذیل احباب بھی شریک ہوئے۔ ہز ہائی نس امیر آف ایجہ۔ آنریبل ایم۔ علیو میکمن بیدا (Hon. M. Aliyu Makaman Bida) آنریبل ابوبکر تفاوا بلیوا Hon. Abu Bakar Tafawa Balewa.) ریورنڈ ماس اے جے اگنبی (The Rev. M. A. J. Ogunbiyi) نواب احمد نواز جنگ۔ چوہدری اسد اللہ خان بار ایٹ لا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور۔ بریگیڈیر حیاء الدین۔ ہز رائل ہائی نس انکو عبد العزیز آف جوہور۔ تنکو عبد الرحمن آف ملایا۔ مسٹر سکوائنز ڈپٹی ٹاؤن کلرک سر ہنری شارپ۔ ڈاکٹر ریس ولیمز (Dr. Rees Williams) پارلیمنٹری سیکرٹری آف کالونیز۔ مسٹر ایچ۔ ایم ٹٹ چیف سیکرٹری نائیجیریا۔ ایچ کے جعفر ممبر سنٹرل اسمبلی یوگنڈا۔ مسٹر ناظر علی ٹانگا نیکا۔ مسٹر ٹی بی۔ نیمبو الینڈ۔ ان کے علاوہ مختلف ممالک کے مسلمان معززین شریک ہوئے۔ نیز پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔

پونے بارہ بجے کے قریب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان نے عید کی نماز پڑھائی عورتوں کے لئے پردہ کا الگ انتظام تھا۔ نماز کے بعد چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے خطبہ عید شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ اسلام کا نہایت غلط مفہوم لے لیتے ہیں چنانچہ ایک شخص نے مجھے کتاب پڑھنے کے لئے دی۔ اور کچھ عرصہ بعد آکر پوچھا کہ کیا آپ نے کتاب ختم کر لی ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں وجہ پوچھی کہ کیا عدیم الفرصتی کی وجہ سے ختم نہیں ہو سکی۔ میں نے کہا کہ نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ ابتدائی صفحات کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ آپ نے اسلام کو عیش و عشرت کا مذہب ظاہر کیا ہے جس پر میں نے پڑھنا ترک کر دیا۔ کہ اس کے مصنف کو اسلام کے متعلق کیا واقفیت ہو سکتی ہے۔ جو کہ اسلام کو عیش و عشرت کا مذہب قرار دیتا ہے۔

سو بعض لوگ اسلام کو غلط طور پر سمجھتے اور غلط طور پر پیش کرتے ہیں۔ اسلام کیسے عیش و عشرت کا مذہب ہو سکتا ہے۔ سال میں مسلمانوں کے لئے دو خوشی کی تقاریب یعنی عید الفطر اور عید الضحیہ آتی ہیں۔ مگر دونوں تقاریب کا مقصد اللہ تعالےٰ کی رضا ہے۔ عید الفطر وہ تقریب ہے جو کہ ماہ رمضان کے ایک ماہ کے روزے رکھنے کے بعد آتی ہے جس میں ہر بالغ مرد و عورت کو سوائے بیماروں معذوروں اور مسافروں کے روزہ رکھنا ہوتا ہے۔ اور اس مبارک مہینہ میں دیگر عمدہ اور نیک احکام کو بجا لانا ہوتا ہے۔ مثلاً تلاوت قرآن مجید تہجد۔ غرباء کی امداد وغیرہ۔ جب ایک مومن ایک مہینہ تک اللہ تعالےٰ کے احکام بجا لاتا ہے۔ تو اس کے بعد اس کی خوشی کا دن آتا ہے کہ الحمد للہ اللہ تعالےٰ نے نیک احکام پر عمل کرنے کی توفیق دی۔ اس دن ہر ایک کو حکم ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ خواہ روٹی کے ایک ٹکڑے یا پانی کے ایک گھونٹ کے ساتھ ہی روزہ کھولنا پڑے۔ اس طرح عید الضحیہ ہے۔ یہ عید بھی مسلمانوں کے لئے ایک سبق ہے۔ اور وہ سبق قربانی کا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی خاطر ہر چیز اسی طرح قربان کرنے کے لئے تیار رہو۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ادا کی۔

پس اسلام کیسے عیش و عشرت کا مذہب کہلا سکتا ہے۔ اسلام وہ مذہب ہے جس میں سوشل۔ پولیٹیکل اکنامیکل وغیرہ سب قسم کے احکام پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بل تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا والاٰخرۃ خیرٌ و ابقیٰ۔ اس میں انسانی خواہش کا ذکر ہے۔ کہ وہ قریب کی چیز اور قریب کے نفع کے حصول کی کوشش اور خواہش کرتا ہے۔ مگر درحقیقت وہ چیز ہمیشہ عمدہ اور دائم ہوتی ہے۔ جو کہ دیر کے بعد حاصل ہوتی ہو حقیقی نفع مند اشیاء کا اثر نہ صرف انسان کے اپنے نفس یا خاندان پر ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا اثر جائل اقوام بلکہ دنیا کے تمام انسانوں پر ہوتا ہے۔ اور جتنا جتنا ان کا اثر وسیع اور مفید ہوتا جاتا ہے۔ اتنا اتنا ہی نتیجہ آہستہ اور دیر کے بعد نکلتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اس چیز کو جو قریب ترین عرصہ میں ملنے والی ہو۔ ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ بہتر اور دائم اور فائدہ مند چیز وہ ہے۔ جو کہ بعد میں ملنے والی ہے۔

انسان کو مختلف زمانوں میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مختلف انبیاء کے ذریعہ ہدایت دی جاتی رہی ہے۔ اور ہر ایک اپنے اپنے وقت میں اپنی ہدایت کو مکمل سمجھتا رہا ہے۔ جو کہ ان کو اپنے موجودہ اور قریب کے وقت میں ملی۔ مگر حقیقی اور دائمی ہدایت بعد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ملی۔ اور اس کے متعلق (استثناء ۱۸/۱۸) میں حضرت موسےٰ علیہ السلام اور (یوحنا ۱۶/۱۲-۱۳) حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے پیشگوئی کے ذریعہ فرمایا۔ کہ تم کو آئندہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ ایک اعلےٰ اور دائمی ہدایت کے ذریعہ متمتع فرمائے گا اور وہ ہدایت اللہ تعالےٰ کے حقیقی اور اصل الفاظ میں نازل ہو گی۔ اور وہ دائم ہو گی۔ سو گو پہلے بھی ہدایتیں آئیں۔ مگر مکمل اور اتم ہدایت اللہ تعالےٰ کی طرف سے بعد میں نازل کی گئی۔

پس قرآن مجید اس اصل کو بیان کرتا ہے۔ کہ اگر تم کو دو چیزوں میں انتخاب کرنا ہو کہ کونسی حاصل کی جائے۔ تو ہمیشہ اس چیز کا انتخاب کرو۔ جو دائم اور باقی رہنے والی اور فائدہ مند ہو۔ اور وہ وہی ہو گی جو کہ بعد میں ملنے والی ہو گی۔ بعد خطبہ آپ نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔

خطبۂ عید و دعا کے بعد تمام حاضرین بڑے خیمہ کی طرف جو کہ مسجد سے ملحقہ میدان پر لگایا گیا تھا تشریف لائے۔ جہاں کہ لنچ کے بعد افریقن ممبرز آف لیجسلیٹو کونسل کے اعزاز میں جلسہ ہوتا تھا۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے بھی مزید کئی احباب تشریف لائے۔ لنچ کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ڈاکٹر ریس ولیمز پارلیمنٹری سیکرٹری فار کالونیز جلسہ کے صدر تھے مسٹر منیر احمد سن نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور پھر مکرمی مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے افریقن ڈیلیگیشن کے اعزاز میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں فرمایا کہ آج مسلمانوں کی خوشی کا دن ہے۔ اور ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ آپ بھی یہاں ہم میں تشریف فرما ہیں۔ افریقہ کا نام سنکر ایک مسلمان کا دل ابی سینیا کی یاد سے تازہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ کفار مکہ کی ایذا دہی سے تنگ آکر صحابہ کرامؓ کو ابی سینیا کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ جہاں کہ بادشاہ وقت Negus نے انہیں پناہ دی۔ اسی وقت سے مسلمان سلطنت ابی سینیا کا احترام کرتے ہیں۔ مسلمان چین سے سپین تک پھیلے۔ مگر انہوں نے ابی سینیا کی طرف نگاہ تک نہ کی۔ اور اسی عمدہ سلوک کی وجہ سے ایک مسلمان کا دل حکومت ابی سینیا کا نام سنکر جذبات احترام سے بھر جاتا ہے۔

گذشتہ ایام میں جبکہ ہمیں ہمارے مرکز سے باہر نکالا گیا۔ اور وہاں لوٹ مار اور قتل کا سلسلہ جاری تھا۔ آپ میں سے بعض نے ہمیں ہمدردی کے پیغامات ارسال کئے جنہیں کہ ہماری جماعت نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ احمدیہ جماعت کا تعلق مغربی افریقہ سے اس وقت سے ہے جبکہ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ (جو چند دن قبل وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون) سب سے پہلے مشنری کے طور پر وہاں تشریف لے گئے۔ اور مشرقی افریقہ سے ہمارا تعلق اس سے قبل کا ہے۔ اس وقت سے ہماری جماعت افریقہ میں تبلیغی فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ اور اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہاں ہمارے مشنوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ جس کا آپ کو ہم سے بہتر علم ہے۔ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسلام کو دوبارہ دنیا میں زندہ کرنے اور تمام انسانوں کو پھر سے ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی آمد کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی بتلائی گئی تھی۔ کہ پس ماندہ اقوام اسلام کے نور سے منور ہو کر ترقی کی طرف گامزن ہوں گی۔ پس آپ کی ترقی اور عروج کی خبر اللہ تعالےٰ کی طرف سے دی گئی ہے۔

میں اس بات کے تسلیم کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ عموماً ہم نے آپ کو وسیع دل والا اور عمدہ سلوک سے پیش آنے والے پایا ہے۔ اور آپ میں سے بعض کو تو اس بات کا خواہشمند پایا ہے۔ کہ ان کے علاقہ میں مزید مشنز کھولے جائیں۔

اس بات کا عدم ذکر ناشکری ہو گی کہ ہم نے کالونیز میں قیام کے دوران میں ہمیشہ برٹش گورنمنٹ کے ماتحت امن حفاظت اور روایتی انصاف سے استفادہ کیا ہے۔ ایٹم بم اور مادی ترقی کی وجہ سے دنیا اس وقت ہلاکت کے کنارے پر کھڑی ہے۔ اس وقت صرف روحانی اصلاح اور اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کرنے سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ابتدا سے ہی انبیاء کا سلسلہ جاری فرمایا۔ جنہوں نے دنیا کو ظلم تشدد اور زیادتی سے رہائی دی۔ اور اپنی اپنی قوموں کو ہدایت کی طرف بلایا۔ مگر بالآخر جبکہ دنیا اس قابل ہوئی کہ عالمگیر اخوت پیدا کی جا سکے۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے۔ آپ نے رنگ نسل اور قومی امتیاز کو مٹا دیا

295

اے مالکِ کون و مکاں آؤ مکیں کو لُوٹ لو

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

لُوٹ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ کسی کے مال یا جان پر ظلم کے رنگ میں ڈاکہ ڈالا جائے۔ یہ لوٹ بدترین گناہوں میں سے ہے۔ دوسری قسم کی لوٹ یہ ہے کہ پاک محبت کی تاروں میں باندھ کر دوسرے کے مال و جان کو اپنا بنا لیا جائے۔ ایسی لوٹ انسانی روح کی جلا کے لئے ایک بھاری نعمت ہے۔ سو ذیل کے اشعار میں اسی قسم کی روحانی لوٹ کا ذکر ہے جس میں اپنے آسمانی آقا کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ آئے اور ہمارے جان و مال کو لوٹ لے جو شروع سے اسی کے ہیں لیکن ہم لوگوں نے اپنی کوتاہ نظری یا بے وفائی سے اپنے سمجھ رکھے ہیں۔ مگر خیال رہے کہ میں شاعر نہیں ہوں۔ اگر فنِ نظم گوئی کے لحاظ سے کوئی غلطی نظر آئے تو وہ قابلِ معافی سمجھی جائے۔ اصل غرض دلی جذبات کا اظہار ہے۔ پہلے دو شعروں میں ایک قرآنی آیت کا مفہوم پیشِ نظر ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۳۰ ستمبر

مِری سجدہ گاہ لوٹ لو میری جبیں کو لوٹ لو
میرے عمل کو لوٹ لو اور میرے دیں کو لوٹ لو

میری حیات و موت کا مالک ہو کوئی غیر کیوں
تم میری ہاں کو لوٹ لو میری نہیں کو لوٹ لو

رنج و طرب مرا سبھی بس ہو تمہارے واسطے
روحِ سرور لوٹ لو قلبِ حزیں کو لوٹ لو

جب جاں تمہاری ہو چکی پھر جسم کا جھگڑا ہی کیا
مرا آسماں تو لُٹ چکا اب تم زمیں کو لوٹ لو

نانِ جویں کے ماسوا دل میں مرے ہوس نہیں
چاہو تو اے جاں آفریں نانِ جویں کو لوٹ لو

گھر بار یہ مرا نہیں اور میں بھی کوئی غیر ہوں؟
اے مالکِ کون و مکاں آؤ مکیں کو لوٹ لو

شکریہ احباب و مزید درخواست دعاء

میں تمام احباب کی ممنون ہوں جنہوں نے جماعتہائے دکن کی خیر و عافیت کی دعائیں کیں۔ ابھی تک تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دشمن کے شر سے ایک بڑی حد تک محفوظ رکھا ہے۔ مگر جو تازہ اطلاعات آئی ہیں ان میں یہ رپورٹ بھی ہے کہ بتا مہتاد عثمان صاحب اور غلام حسین صاحب کے مکان و دوکان ہندوستانی فوجی لٹیروں کی شہ پر لوٹے گئے اور میرے والد صاحب قبلہ عبد اللہ الہ دین صاحب کا کارخانہ جو ان کے مکان سے ملحق تھا لوٹا گیا۔ احباب کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو امن و محفوظ رکھے۔ اور ملک میں امن کی صورت پیدا کر دے آمین۔ نیز یہ بھی درخواست ہے کہ میری والدہ محترمہ جو بیماری میں مبتلا ہیں جلد صحت عطا فرمائے آمین۔

(زینب حسن)

نیروبی ۔ کینیا کالونی کا دار الخلافہ

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ افریقہ

نیروبی کینیا کالونی کا مشہور شہر اور اس کا دار الخلافہ ہے۔ اپنی دلچسپیوں اور دیگر حالات کے پیشِ نظر اور سیاسی و اقتصادی حالات کی وجہ سے سارے مشرقی افریقہ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ کوئی قدیم زمانہ کا شہر نہیں اور نہ ہی اس کے پیچھے کوئی خاص تاریخ ہے بلکہ انیسویں صدی کے آخری دنوں کی یہ پیداوار ہے۔ اور کینیا یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کا مرہونِ منت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جہاں نیروبی کا اس وقت شہر ہے یہاں پہلی دفعہ ۲۸ مئی ۱۸۹۹ء کو ہندوستانیوں کے ایک گروہ نے چند ایک یورپین کی معیت میں اپنے خیمے نصب کئے۔ یہ پارٹی ممباسہ سے ریل کی پٹڑی بناتی ہوئی اور متعلقہ کام کرتی ہوئی نیروبی آکر خیمہ زن ہوئی۔ اور اس جگہ کو ریلوے کام کے لئے بطور مرکز تجویز کیا۔ یہاں سے ریلوے لائن نے کسموں جانا تھا۔ ان ہندوستانیوں میں اکثریت ہاتھ سے کام کرنے والے کاریگروں اور مزدوروں کی تھی۔ اور کچھ نگران و انجینئر وغیرہ۔ اس جگہ کے قریب ہی ایک معمولی ندی یا نالہ بہتا ہے جسے Nairobi River کہا جاتا ہے۔ اسی ندی کے نام کی وجہ سے شہر کا نام نیروبی پڑ گیا ہے۔ مجموعی لحاظ سے چونکہ علاقہ میں پانی کی قلت ہے۔ زیادہ تر برساتوں پر لوگوں کا گذارہ ہے اور برساتوں میں خاص طور پر بعض ندی نالے بہ نکلتے ہیں۔ غالباً پانی کی قلت کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے نالوں اور ندیوں کو غنیمت خیال کیا جاتا ہے۔ اور ان ندیوں نالوں کو دریا کا نام دے دیا جاتا ہے۔ یہی حال نیروبی دریا کا ہے۔ ایک نالی سے زیادہ اس کی حیثیت نہیں۔ مگر اسے نیروبی دریا کہا جاتا ہے۔

یوگنڈا ریلوے لائن کی پٹڑی جب اس مقام پر پہنچی۔ اور مزدوروں کاریگروں اور دوسرے لوگوں کا ریلوے لائن کے سلسلہ میں آنا جانا شروع ہوا اور جب سے ایک ریلوے ہیڈ کوارٹر ممباسہ سے تبدیل ہو کر نیروبی آگیا تو باقاعدہ مستقل آبادی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلی مردم شماری ۳۰ اگست ۱۹۰۹ء میں جب ہوئی تو معلوم ہوا کہ چند سو آدمیوں سے بڑھ کر ہزاروں تک تعداد پہنچ گئی ہے۔ کل آبادی اس پہلی مردم شماری میں ۱۴۰۱۷ تھی۔ اس میں سے انڈین ۳۰۳۲۔ افریقن ۹۵۲۲ اور یورپین ۷۹۹ تھے۔ کل ساری کائنات خیموں جھونپڑیوں اور ٹین کی چادروں وغیرہ معمولی قسم کے مکانات پر مشتمل تھی۔ نیروبی ایک معمولی سا گاؤں اور گاؤں سے قصبہ کی حد تک تھا۔

نیروبی کے اس آغاز میں احمدیوں کا بھی تعلق ہے جو اس وقت کے لوگوں کے لئے روحانی و جسمانی تندرستی کے لئے ہر قسم کی جد و جہد میں مصروف تھے۔ ان لوگوں میں سے خاص طور پر حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب کا نام نامی قابلِ ذکر ہے۔ ممباسہ سے آگے وہ جس جس جگہ بھی گئے اور انہیں کیمپ کرنا پڑا وہاں اخلاقِ عالیہ سے اسلام و احمدیت کا نمونہ پیش کرتے گئے۔ مساجد عبادت الٰہی کے لئے اس وقت کے سامان و حالات کے پیشِ نظر مٹی اور گارے اور لکڑی وغیرہ کی بنواتے گئے۔ تبلیغ کا ذریعہ بھی ساتھ ساتھ بجا لاتے رہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی تبلیغ و اخلاص و نیک نیتی کے نتیجہ میں کئی ایک سعید روحوں نے اپنے آپ کو بے دینی و دہریت اور لامذہبیت سے محفوظ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان پر اپنی برکتیں نازل فرماتا رہے۔ آمین

اب یہی نیروبی ہے جس کی اس وقت آبادی ایک لاکھ بیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اس قدر پھیلا ہوا ہے کہ ایک حصے سے دوسرے میں جانے کے لئے کاروں ٹیکسیوں اور بسز کی ضرورت پڑتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ موٹر کے بغیر اس شہر میں اپنی ضروریات کو پورا کرنا یا فرائض کی ادائیگی بروقت مشکل ہے۔ نیروبی شہر کے بعض حصے ایسے ہیں جہاں صرف یورپین رہ سکتے ہیں۔ اور صرف یورپین ہی وہاں زمین خرید اور مکان بنا سکتے ہیں۔ پھر نیروبی شہر کے کچھ ایسے بھی حصے ہیں۔ جہاں ہر ایک یورپین بھی مکان نہیں بنا سکتا بلکہ صرف وہی یورپین جو خاص حیثیت کا مالک ہو۔ کچھ حصے ایسے ہیں جہاں صرف انڈین رہتے ہیں یہاں پر زیادہ تعداد پنجابیوں کی ہے۔ اور شہر کے بعض ایسے بھی علاقے ہیں جہاں یورپین و انڈین دونوں قوموں کے لوگ رہتے ہیں۔ مکانات کے کرائے۔ زمینوں کی قیمتیں۔ اور جائیداد کی قیمت میں روز بروز تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

نیروبی شہر کا سارا انتظام نیروبی میونسپلٹی کے سپرد ہے جو لوکل گورنمنٹ کے محکمے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ میونسپل کونسل میں یورپین انڈین اور افریقن نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ میجارٹی یورپین کی ہے۔ گذشتہ دنوں نیروبی میونسپلٹی کے

وارڈ میں سے ایک جگہ خالی ہونے پر میاں محمد امین احمدی صاحب کھڑے ہوئے۔ اگرچہ ہندو سکھوں اور مسلمانوں کی خواہش پر آپ نے کھڑے ہونے کے لئے آمادگی ظاہر کی۔ مسلمانوں نے پوری امداد کی اور اپنے وعدہ کو عمدگی سے پورا کیا۔ جبکہ غیر مسلموں نے وعدہ کے خلاف وقت پر دھوکا دیا اور مد مقابل ایک سکھ جیت گیا تاہم اس واقعہ سے پھر مسلمانوں پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ ہندو اور سکھ کو اپنے وعدہ اور عہد کا وفا نہیں۔ اور اس قسم کی حرکات کی وجہ سے کینیا کا مسلمان جداگانہ انتخاب کے مطالبہ پر مجبور ہے۔ نیروبی میونسپلٹی کا میئر یورپین انتخاب سے ہوتا ہے۔ جسے پانچ سو پونڈ سالانہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ ہر بار انڈین ایک لمبے عرصے سے علی الخصوص ہندو یہ کوشش کرتے آئے ہیں کہ کسی ہندو کو انتخاب کیا جائے۔ لیکن کبھی انہیں میئر اور ڈپٹی میئر کے معاملہ میں کسی انڈین کو کامیاب کرانے میں کامیابی نہیں ہوئی۔

نیروبی شہر میں قابل ذکر مساجد ہیں جامع مسجد جو شہر کے عین وسط۔ عمدہ موقعہ پر نہایت خوبصورت عمارت کئی لاکھ شلنگ کے خرچ سے بنائی گئی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں احمدیوں نے بھی دل کھول کر چندہ دیا۔ اور چندہ اکٹھا کرنے میں امداد کی۔ ہر وزیٹر کے لئے یہ عمارت موجب کشش ہے۔ اس مسجد کے امام الحاج مولینا عبد اللہ شاہ ہیں جو اب بڑھاپے اور ضعف کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں۔ آپ نے درجن سے زائد حج کئے ہیں۔ ہر سال آپ حج کے لئے جاتے ہیں۔ آنکھ مرم ابھی تک مجرد ہیں۔ آپ تنگ خیال علماء میں سے نہیں ہیں بلکہ مرنجان مرنج طبیعت رکھتے ہیں۔

دوسری عمارت احمدیہ مسجد نیروبی کی ہے جو فورٹ ہال روڈ پر واقع ہے۔ لاکھوں کی بجائے ہزاروں شلنگ میں یہ عمارت ۱۹۳۱ء میں تعمیر ہوئی۔ اس کے منارے خوبصورت ہیں اور دلکش نظارہ پیش کرتے ہیں۔ نیروبی میں ہوائی جہاز سے آنے والا مسجد کے مناروں سے اپنے آپ کو محظوظ کرتا ہے۔ مشرقی افریقہ کے احمدیوں کی بالعموم اور نیروبی کے احمدیوں کی جد وجہد خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ مسجد کے ساتھ بغلی سڑک جو فورٹ ہال روڈ سے اندر جاتی ہے۔ میونسپلٹی نے اس کا نام احمدی روڈ رکھا ہوا ہے۔ اسی طرح نیروبی میں ایک اور بغلی سڑک "ملک سٹریٹ" کہلاتی ہے۔ یہ ہر دو سڑکیں ملک محمد حسین صاحب مرحوم بیرسٹر اور ڈاکٹر عبد اللہ احمدی صاحب حال سیالکوٹ قدیم باشندے ہونے کی وجہ سے ان کے ناموں پر ان سڑکوں کو یہ نام دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ نیروبی میں بوہرہ مسجد، اسماعیلیہ جماعت خانہ وغیرہ عمارات قابل ذکر ہیں۔ ریلوے کے ہیڈ آفس۔ ہائی کورٹ میونسپلٹی کی عمارت خاص طور پر قابل دید ہیں۔ بازاروں میں سے گورنمنٹ روڈ اور ڈیلمیر روڈ اپنی شائستگی پر نازاں ہیں۔ اگر نیروبی کے انڈین بازار سے نیچے آتے ہوئے ہم ریور روڈ بازار میں داخل ہو جائیں تو وہاں حکیم حاجیکاری کباڑی ہندو سکھ مسلمان علی الخصوص پنجابی کثرت سے نظر آئیں گے۔ اور ایسا محسوس ہوگا کہ کسی ہندوستانی گاؤں میں آپ پھر رہے ہیں۔

نیروبی کی آب و ہوا خوشگوار ہے۔ سطح سمندر سے ۵۵۰۰ فٹ بلند ہے۔ جون جولائی اگست میں خاص طور پر سردی ہوتی ہے۔ یوں بھی سال بھر ٹھنڈا ہی رہتا ہے۔ مگر کہا جاتا ہے جب نیروبی میں ابھی مغربیت داخل نہیں ہوئی تھی۔ اور نہ مغربیت کی جھلیاں نے والی تو وہاں جلتی شروع ہوئی تھی۔ برساتوں کی کثرت۔ سبزہ کی بھرمار۔ سورج بھی کم دکھائی دیتا تھا۔ لیکن اب تو یہ حالت ہے کہ ۹ بجے کے بعد آپ اگر احمدیہ مسجد نیروبی سے شہر چل پڑیں تو انڈین بازار پہنچتے پہنچتے سورج کی تپش محسوس ہونے لگتی ہے اور گرمی کا احساس شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی خنکی دن بدن کم ہوتی چلی جارہی ہے۔ سرد اور خشک آب و ہوا کی تاثیر ہے اور اس تاثیر میں یورپ کی "سرد و خشک" ذہنیت نے ایسا اضافہ کیا ہے کہ بالعموم نیروبی کے لوگ سرد اور خشک واقع ہوئے ہیں۔ غالباً آب و ہوا کا اثر ہے۔ آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے فاصلہ کے دور ہو جانے کی وجہ سے مہنگائی کا اس پر زور ہے سب باتیں بھی شہریت کی وجہ سے پیدا ہو ہی جاتی ہیں۔ پھر بھی بعض لوگوں میں مہمان نوازی کا جذبہ قابل رشک ہے

نیروبی کے ساتھ اس کے "نیشنل پارک" کا ذکر بھی کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ نیروبی سے چند میل باہر شہر کے فاصلہ پر بہت بڑا علاقہ نیشنل پارک قرار دیا گیا ہے جس میں جنگلی جانور رہتے ہیں بالعموم لوگ جاکر دیکھتے ہیں۔ شیر وغیرہ دیکھنے کا شوق بڑی آسانی سے یہاں پورا ہو جاتا ہے ماہ مئی میں جب خاکسار نیروبی تھا۔ ہم کمپالہ کانفرنس سے واپس آئے تو نئے مبلغین کو دکھانے کے لئے انتظام کیا۔ میں نے خود بھی نیشنل پارک ابھی تک نہیں دیکھا ہوا تھا۔ شام کے قریب ہم دس بارہ میل کا فاصلہ طے کر کے اندر چلے گئے۔ اور اس مقام پر پہنچے جہاں شیروں کا آنا جانا ہوتا ہے چنانچہ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی بیسیوں موٹر کاریں کھڑی تھیں اور ساتھ ہی شیر اور ان کے بچے بیٹھے ہوئے تھے کثرت سے وزیٹرز نیروبی سے آتے ہیں۔ یوں ہم لوگ شہریت سے تنگ آکر نکل جاتے تھے

باہر نکلتے ہیں اور پھر کچھ یہاں آ جاتے ہیں۔ گاڑی قریب ہی کھڑی کر لی۔ اور چار شیروں کو اور ان بیسیوں بچوں کو وہاں دیکھا بیس منٹ تک "شاہ جنگل" کی زیارت کرتے رہے اور پھر واپس آگئے۔ مختلف ملکوں کے لوگ آتے۔ نیروبی آتے اور یہاں کی قدرتی فضاؤں اور اردگرد کی خوبصورت وادیوں کے نظارے سے مسرور ہوتے اور جنگلی جانوروں کی آزادانہ حرکات سے محظوظ ہوتے ہیں

لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے مجاہدوں کو معلوم ہوگا۔ کہ تحریک جدید کا سال نومبر کے آخیر ختم ہوتا ہے اور گیارہ ماہ گذر چکے ہیں۔ صرف نومبر کا مہینہ رہتا ہے۔ لیکن ابھی وصولی ۶۰ فی صدی بھی نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے وعدہ کرنے والے احباب اور جماعتوں کے سیکرٹریوں کو اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی طرف ماہ نومبر میں خاص طور پر زور دینا چاہیئے۔ تاکہ آخیری میعاد ۳۰ نومبر گذرنے سے پہلے ان کے سو فی صدی پورے ہو جائیں۔ اور وہ آئندہ سال کا بوجھ اٹھانے کے لئے خوشی سے تیار ہوں۔

"یاد رکھو۔ جنہوں نے آج کوتاہی کی ہوگی جنہوں نے آج اپنی قربانیوں میں کمزوری اور سستی دکھائی ہوگی جنہوں نے آج اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں بے توجہی اور لاپرواہی اختیار کی ہوگی۔ ان کا کل ان کو نیکی کے راستہ سے اور زیادہ دور لے جاتے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہی ان پر رحم کرے۔ تو کرے۔ ورنہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ان کی ایمانی حالت خطرناک ہوگی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ گو سال کا زیادہ عرصہ گذر گیا۔ مگر اب بھی رجب کہ ایک ماہ باقی ہے) لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ ہے"

پس دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہد تحریک جدید کے چندہ کی طرف خاص توجہ فرما کر ادا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید)

ربوہ میں تعمیرات کے لئے ٹنڈر

تعمیر مرکز، انجمن احمدیہ پاکستان کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کاموں کی تعمیر کے پیس ریٹ کے ٹنڈر درکار ہیں۔ ٹنڈرز ملک محمد خورشید صاحب سیکرٹری تعمیر کمیٹی کو جودھامل بلڈنگ لاہور میں ۱۰ نومبر ۱۹۴۹ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔ ٹنڈرز کی آخری منظوری صدر صاحب تعمیر کمیٹی کے اختیار میں ہے۔ وہ اپنے اختیار سے کسی ٹنڈر کو بلا دلیل رد کر سکتے ہیں۔

۱۔ کھدائی بنیاد ریٹ سینکڑہ مکعب فٹ
۲۔ سیمنٹ کنکریٹ بنیاد " "
۳۔ کنکریٹ گارے والی " "
۴۔ تڑائی کنکریٹ اینٹ پختہ ۱ سے ۱½ انچ ریٹ سینکڑہ مکعب فٹ
۵۔ تڑائی کنکریٹ پتھر ۱ سے ۱½ انچ ——— " ———
۶۔ چنائی پختہ اینٹ گارا میں ۷۔ چنائی پختہ اینٹ سیمنٹ میں ۸۔ چنائی کچا اینٹ
۹۔ چنائی کچا و پکا اینٹ یعنی علانی ۱۰۔ چنائی ڈاٹ گارہ یا سیمنٹ میں
۱۱۔ کچی پلستر ۱۲۔ گوبری ۱۳۔ سفیدی فی کوٹ ۱۴۔ ٹیپ سیمنٹ ۱۵۔ ڈیمپ پروف کورس
۱۶۔ فرش پختہ اینٹ معہ پلستر ۱۷۔ بزائی شہتیر، بالہ، مرکنڈا، مٹی و لپائی وغیرہ
۱۸۔ علاوہ ازیں امانی کام کی صورت میں اچھے مستری کا ریٹ فی یوم

سامان تعمیر عمارت کے گرد ۵۰۰ فٹ فاصلہ کے اندر اندر دیا جائے گا۔ پانی کا انتظام صیغہ تعمیر کی طرف سے عمارت کے قریب کیا جائے گا۔ تعمیر کا کام محکمہ پی ڈبلیو ڈی کے منظور الطبع کے عین مطابق سر انجام دینا ہوگا۔ مزید معلومات دفتر مذا سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ جملہ کام بمقام ربوہ جو کہ چنیوٹ سے ۵ میل جانب شمال مغرب برلب پختہ سڑک چنیوٹ سرگودھا ریلوے لائن واقع ہے۔ سر انجام ہوں گے۔ سیکرٹری تعمیر کمیٹی جودھامل بلڈنگ لاہور

وادئ غیر ذی زرع ربوہ

میں تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ ربوہ میں تشریف لاتے ہوئے مناسب بستر اپنے ساتھ ضرور لائیں۔ کیونکہ یہاں سردی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ (خاکسار برکت علی خان از ربوہ)

لنڈن میں عید الاضحیہ کی تقریب

(بقیہ صفحہ ۲)

اور اس بات کی تعلیم دی۔ کہ دراصل تمام انسان بھائی بھائی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت پھر اسی اخوت کو قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے اور ہمارے تمام مشنر جو یورپ افریقہ وغیرہ ممالک میں ہیں۔ اس بات کو مد نظر رکھ کر سعی کر رہے ہیں۔ کہ دنیا پھر خدائے واحد کی آواز پر لبیک کہہ کر ایک ہو جائے اور ہم کامل امید رکھتے ہیں۔ کہ آپ بھی ہماری ان کوششوں اور جد و جہد میں دلچسپی لیتے رہیں گے۔ بالآخر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ باوجود کثیر مصروفیات کے یہاں آپ تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اور آپ کی قوم کے ساتھ ہو"

امام صاحب کے بعد مسٹر بشیر احمد آرچرڈ نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں افریقن ڈیلیگیٹس کا شکریہ ادا فرمایا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس طرح اکیلے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی متواتر تائیدات سے اور اس کے پے در پے نشانات سے دنیا کے چاروں کونوں میں آپ کی تبلیغ پہنچی۔ اور جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیشگوئیوں میں اس بات کا ذکر فرمایا کہ مغرب سے سورج طلوع ہوگا۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ مغربی اقوام بھی اسلام کے نور سے منور ہوں گی اسی طرح آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہامًا خبر دی کہ تین صدیوں تک اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا سو جس طرح اب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کی قائم کردہ جماعت کو ترقی دی ہے۔ اسی طرح انشاء اللہ یہ وعدہ بھی پورا ہوگا۔ کہ جب تمام دنیا اسلام کے نور سے منور ہوگی۔ اور جیسا کہ آج آپ خود دیکھ رہے ہیں۔ کہ انگلینڈ میں بھی آپ کی جماعت موجود اور اسی طرح فرانس سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ سپین۔ اٹلی وغیرہ ممالک میں بھی ہمارے مشنر قائم ہیں۔ یہ آپ لوگوں کے لئے ایک عظیم الشان حجت ہے۔ کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ جس کے نور سے نہ صرف مشرقی ممالک بلکہ مغربی ممالک بھی جگمگا رہے ہیں۔ بالآخر آپ کا شکریہ ادا فرمایا اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں آپ کی رہنمائی کرے۔ اور آپ کی قوم کا محافظ و معاون ہو۔

اس کے بعد مسٹر ایچ۔ ایم۔ فنٹ اور آنریبل ابوبکر نے مغربی افریقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے تقاریر کیں۔ آنریبل ابوبکر نے فرمایا کہ اسلام ہی ایک مکمل مذہب ہے۔ مجھ سے قبل امام صاحب نے آج کل کی مصائب اور نازک وقت کا ذکر کیا ہے۔ سو یہ تمام مصائب صرف اور صرف قرآن مجید کی پیروی ہی سے دور ہو سکتے ہیں۔ افریقہ میں احمدیوں کی اکثریت تو نہیں ہے۔ مگر احمدیت کے کام کی تعریف کرتے ہیں۔ جب ہم دوسرے مذاہب کے مشنریوں کو وہاں کام کرتے دیکھتے ہیں۔ تو ہم اس بات میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ احمدیہ موومنٹ بطور اسلام کا نمائندہ ہونے کے کام کر رہی ہے۔ میں اس بات کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ احمدیت وہ اسلام ہے۔ کہ جس میں ہمیشہ میں نے اپنی خلاصی کامل پائی ہے۔

آپ کے بعد مسٹر جعفر ممبر سنٹرل اسمبلی یوگنڈا نے مشرقی افریقہ کے "ڈیلیگیٹس" کی نمائندگی کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ مختلف فرقوں اور مختلف ممالک کے مسلمان اس جگہ اکٹھے ہیں۔ امام صاحب نے مختلف جگہ کے مشنز کا ذکر فرمایا ہے۔ میں اس بات کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مشرقی افریقہ میں بھی آپ کی جماعت اسلام کی خدمات بجا لا رہی ہے

آپ کے بعد مسٹر ناظر علی آف ٹانگانیکا نے فرمایا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ٹانگانیکا کو معلوم ہوا ہے کہ لنڈن میں مسلمانوں کی مسجد ہے اور یہاں بھی ایک جگہ ہے۔ جہاں کہ مختلف ممالک اور مختلف فرقوں کے لوگ اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرتے ہیں۔ میں آپ کے مخلصانہ جذبات کو ٹانگانیکا کے باشندوں تک پہنچاؤں گا اور ٹانگانیکا کے باشندوں کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں

بالآخر ڈاکٹر ریس ونیمز نے کالونیل آفس کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا۔ کہ آپ نے اس موقعہ پر مدعو کرکے ہمارے اور افریقن ڈیلیگیٹس کے علم میں اضافہ فرمایا ہے۔ کہ ہمیں معلوم ہوا کہ لنڈن میں مسلمانوں کی ایک جماعت کس قدر خوش اسلوبی سے کام کر رہی ہے آپ نے فرمایا کہ برٹش کامن ویلتھ میں تقریباً ۱۰۰ ملین مسلمان ہیں۔ برٹش کامن ویلتھ دراصل اخوت و برادری کے تعلقات قائم کرنے کا باعث ہے۔ اور برٹش گورنمنٹ قوموں میں محبت اور اخوت پیدا کرنے کی کامل کوشش کرتی رہی ہے اور کر رہی ہے۔ اس مجمع میں مختلف ممالک کے مسلمانوں کا اجتماع اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ انگلینڈ میں اور برٹش کامن ویلتھ میں کس طرح قوموں کے درمیان محبت و ہمدردی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔

بالآخر امام صاحب نے صدر صاحب اور افریقن اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس عید کو اور ہمارے اس اجتماع کو اسلام کی ترقی کا پیش خیمہ بنا دے اور لوگوں کو حقیقی اسلام کے قبول کرنے کی توفیق بخشے آمین

نئی چٹیں

خریداران الفضل کے پتہ جات کی نئی چٹیں تیار کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی دوست کا موجودہ پتہ قابل اصلاح ہو تو ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلع فرمائیں۔ یہ بھی یاد رکھا جائے۔ کہ ایک ماہ سے کم کے لئے آئندہ پتہ تبدیل نہیں کیا جا سکیگا اور مہینے سے مراد ہر ماہ کی پہلی تاریخ سے مہینے کے آخری دن تک ہے۔ اس اثناء میں ڈاکخانے سے اخبار REDIRECT کروایا جا سکتا ہے

پیرس میں وزیر اعظم پاکستان کا خیر مقدم

پیرس ۱۹ اکتوبر۔ پیرس میں پاکستانی وفد نے کل رات مسٹر لیاقت علی خاں کا خیر مقدم کیا تھا۔ اس میں مہمانوں میں پنڈت نہرو بھی شامل تھے۔ مہمانوں میں ہندی وفد کی کانی نمائندگی تھی۔ مسز پنڈت وہاں بالکل ابتداء ہی سے موجود تھیں۔ برطانیہ۔ امریکہ۔ روس۔ فرانس۔ چین سب کے نمائندے موجود تھے۔ مشرق وسطیٰ کے نمائندوں کو بھی نمایاں حیثیت حاصل تھی۔ ان میں سعودی عرب کے وزیر خارجہ امیر فیصل لنڈن میں مشرق اردن کے وزیر مختار عبد المجید صدر لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح ہیں۔ یمن کے امیر سیف الاسلام عبد اللہ اور مصر کے وزیر خارجہ خشبہ پاشا شامل تھے۔ (استار)

قائد اعظم کی یادگار فنڈ کے لئے بلوچستانی کمیٹی

کوئٹہ ۱۹ اکتوبر۔ بلوچستان میں قائد اعظم کے یادگار فنڈ کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ پاکستان کے گورنر جنرل نے بلوچستان کے چیف کمشنر مسٹر سی۔ اے۔ جی سیویج کو قائد اعظم کی یادگار فنڈ کی صوبائی کمیٹی کا صدر مقرر کیا ہے۔ بلوچستان میں ریونیو اور جوڈیشل کمشنر مسٹر اے۔ آر۔ خان اس کمیٹی کے نائب صدر ہیں اس کمیٹی کے ممبروں میں قبائلی سردار کوئٹہ میونسپلٹی کے نائب صدر۔ اقلیتوں کے نمائندوں اور صوبائی اور ضلع وار بلوچستانی مسلم لیگ کے صدر شامل ہیں۔ (استار)

برطانوی نیروبی میں ۱½ کروڑ برس پرانا ڈھانچہ!

نیروبی ۲۹ اکتوبر۔ آج نیروبی سے بذریعہ ہوائی جہاز ۱½ کروڑ برس پرانا ایک ڈھانچہ روانہ کیا جائے گا۔ اس کا ہنر اور پونڈ کا بیمہ کیا گیا ہے۔ اسے مشرقی افریقہ کے ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر ایل۔ ایس۔ بی کیلے کی بیوی لے جائیں گی یہ ڈھانچہ جھیل وکٹوریہ میں جزیرہ روسینا پر پایا گیا ہے۔ یہ دنیا میں اپنی قسم کا ایک ہی ہے اور اس کی وجہ سے انسان کے ارتقاء کے متعلق بہت سی نظریوں میں تبدیلی کرنی پڑے گی۔ برطانوی عجائب خانہ کے افسر اس ڈھانچہ کا معائنہ کریں گے۔ (استار)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی!

بعدالت چوہدری فضل الرحمٰن صاحب اسلم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرہ غازیخان

دعویٰ تقسیم چاہ موسومہ کھاتہ ۱۴۳ موضع جان پور

محمود خان ولد عمر خان احمدانی سکنہ جان پور بنام منگل وغیرہ مندرجہ پشت ہذا

اپیل بنام اصحاب مکمل | صاحب بہادر | مورخہ | جس کی رو سے | یا دعویٰ بنام منگل وغیرہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی منگل وغیرہ (۱) منگل ولد گجو ل ذات شیرگ (۲) دختر اس ولد یار ذات شیرگ ساکن موہن۔ (۳) چند و ولد جان۔ پسران کو ہوام ذات اکور۔ (۵) منزہ ادم ولد سرباز ذات اسپیرہ۔ (۸) غلام محمد ولد مبارک (۹) غلام حیدر ولد مبارک ذات احمدانی سکنہ موضع خان پور وغیرہ مسمات عائشہ۔ (۹) مسمات جنت دختران عمر احمدانی سکنہ موضع خان پور رشتہ الٰہی بخش ولد علی احمدانی سکنہ چاہ للو والہ موضع خان پور اور سندھ و ستان چلے گئے ہیں۔ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام منگل وغیرہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر منگل وغیرہ مذکورہ تاریخ ۸ ماہ نومبر ۱۹۴۷ء کو مقام ڈیرہ غازیخان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۵ ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عبد اللہ جان صاحب سب جج صاحب درجہ اول پشاور

بمقدمہ محمد اسلم و محمد اکبر پسران محمد یعقوب بٹ نیس ایڈیٹر معرفت S. O. C. ایئر پورٹ کراچی مسماۃ قمر دولت بیگم بنت محمد جی زوجہ چوہدری مراد علی صاحب ایڈووکیٹ حال راولپنڈی۔ سائلان بنام الٰہی بخش وغیرہ مسئول الیہم

درخواست برآمدگی منسوخی ڈگری یکطرفہ

اشتہار بنام غلام رسول۔ محمد ایوب۔ محمد یوسف۔ عبد الغنی پسران و مسماۃ بلقیس مسماۃ ممتاز مسمات بی منور دختران اولاد محمد یعقوب و مسماۃ محبوب بیوہ محمد یعقوب ساکنان محلہ جنگی شہر پشاور و غلام جان ولد عبد اللہ فضل الرحمٰن ولد فضل قادر ساکنان محلہ افریدی خان مسماۃ جنت بی بی بیوہ عبد اللہ سکنہ محلہ افریدی خان مسماۃ تاج بی بی زوجہ آغا جان سکنہ قوم جنگی چینداں شہر پشاور محمد یعقوب ولد میاں نظام جان و مسماۃ فاروق جان نابالغہ و مسعود۔ محمود نابالغان اولاد محمد یعقوب ساکنان محلہ جنگی خیبر بازار [illegible] بوقت دائر عدالت ہذا غلام حسین ولد محمد حسن مسماۃ اقبال جان بنت فضل قادر زوجہ تاج محمد فقیر محمد ولد میاں [illegible] نابالغہ بنت محمد نظیر وارثت فقیر محمد داد خود ساکنان [illegible] شہر بھادر [illegible] مسئول الیہم

درخواست منسوخی ڈگری یکطرفہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں کئی دفعہ احکام طلبی بنام مدعا علیہم عدالت ہذا سے جاری ہو چکے ہیں۔ مگر مدعا علیہم مسئول الیہم پر معمولی طریقہ تعمیل ہونی مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا جملہ مدعا علیہم مسئول الیہم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ برائے پیروی مقدمہ مورخہ [illegible] کو بوقت ۱۰ بجے حاضر عدالت ہذا ہو کر جو امر ہی کریں ورنہ بصورت غیر حاضری ان کے برخلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ [illegible] کو بدستخط میرے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

امیر عبد الالٰہ کی شادی

بغداد ۳۰ اکتوبر - بغداد کے قصر شاہی میں کل ۵ بجے شام کو امیر عبد الالٰہ کی شادی شہزادی فیزہ الطرابلسی سے ہوگئی - بغداد کے چیف جج نے ایک معاہدہ نکاح - جس پر دولہا کی جانب سے احمد مختار بابان پاشا اور دلہن کی جانب سے کمال الطرابلسی نے دستخط کئے - حاضرین میں وزیر اعظم الپشاشی - سینٹ کے صدر نوری السعید پاشا اور دارالمندوبین کے صدر عبد العزیز القصاب شامل تھے - اس کے بعد دولہا دلہن ایک بڑے جلوس کے ساتھ امیر کی جائے سکونت پر پہنچے - (اسٹار)

پناہ گزینوں کی امداد کونسل کے رئیس کی اپیل

قاہرہ ۳۰ اکتوبر پناہ گزینوں کی امداد کی انجمن کونسل کے رئیس سلیمان عزمی پاشا نے کل ایک کانفرنس میں جس میں عرب حکومتوں کے نمائندوں اور صحیفہ نگاروں نے شرکت کی تھی - پناہ گزینوں کی امداد کے لئے اپیل کی - انہوں نے کہا کہ وہ وقتاً فوقتاً بڑے بڑے عطیات نہیں چاہتے بلکہ وہ قومیت اور مذہب سے قطع نظر تمام درجوں کے لوگوں سے باقاعدہ طور پر چھوٹے چھوٹے چندے جمع کرنے کے خواہاں ہیں انہوں نے مزید کہا کہ غذا اور کپڑوں کے تحفوں کی سخت ضرورت ہے - (اسٹار)

شمالی چین میں نیشنلسٹ فوجوں کی نازک حالت

انگریز باشندوں کو پیکنگ خالی کرنے کی ہدایات

پیکنگ ۳۰ اکتوبر - پیکنگ کے علاقہ میں رہنے والے تمام برطانوی باشندوں کو قونصل کی طرف سے آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے - پیکنگ کو خالی کرنے کی تیاریاں مکمل کرلیں - ورنہ وہ موجودہ فوجی خطرے کے نتائج کے خود ذمہ دار ہوں گے -

قائم مقام قونصل مسٹر مارٹن کینٹ کی طرف سے ایک گشتی خط جاری کیا گیا ہے - اس خط میں پیکنگ کے شمال اور جنوب میں خطرناک فوجی حالت کا تذکرہ کیا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ٹین سٹن اور پیکنگ کی درمیانی ریلوے لائن خطرے میں پڑ جائیگی ساحل تک جانے کے لئے صرف یہی راستہ ہے جو لوگ یہاں سے جانا چاہتے ہوں وہ صرف اس وقت جا سکتے ہیں - بعد میں صرف ہوائی جہازوں کے ذریعے جانا پڑے گا - اور اس وقت جہازوں پا ٹکٹ ملنا مشکل ہوگا -

شمالی چین میں رہنے والے برطانوی باشندوں کو یہ انتباہ دوسری مرتبہ کیا گیا ہے (اسٹار)

بیت المقدس میں عبداللہ کی حامی انجمن

بیت المقدس ۳۰ اکتوبر - بیت المقدس میں فوجی گورنر کی منظوری کے ساتھ شاہ عبداللہ کی حمایت کرنے اور تقسیم اور صیہونیت کے خلاف جدوجہد جاری رکھنے کے مقصد سے ہاشمی پروپیگنڈہ انجمن کے نام سے ایک نئی انجمن قائم ہوئی ہے - یہ انجمن پڑھے لکھے لوگوں پر مشتمل ہے (اسٹار)

صیہونی ہوائی جہاز مار گرایا گیا

قاہرہ ۳۰ اکتوبر - یہاں بیان کیا گیا ہے کہ عارضی صلح کے خلاف صیہونی حرکتوں کا سلسلہ جاری ہے اور مصری فوجوں نے متعدد حملوں کو پسپا کیا ہے - حال میں صیہونیوں کا ایک جہاز بھی گرا لیا گیا ہے (اسٹار)

عرب پناہ گزینوں میں کمبلوں کی تقسیم

بیروت ۳۰ اکتوبر - حکومت لبنان کی کابینہ فلسطین کے عرب پناہ گزینوں کو سرعت کیساتھ امداد دینے کے طریقوں پر غور کر رہی ہے پناہ گزینوں کے درمیان یہاں حال ہی میں دو ہزار کمبل تقسیم کئے گئے (اسٹار)

فرانسیسی ہسپتال کے قتل کی یہودیوں کی ذمہ داری

بیت المقدس ۳۰ اکتوبر - اقوام متحدہ کے مبصر خصوصی کی تحقیقات کے بعد یہ بات طے ہو گئی ہے کہ فرانسیسی ہسپتال کے ڈاکٹر جبیرہ النصر کے قتل کی ذمہ داری یہودیوں پر ہے (اسٹار)

ہند کیلئے برمی چاول

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر - ایک ماہ کے تعطل کے بعد ہند میں برمی چاول کی درآمد پھر شروع ہو گئی ہے اس مہینہ میں ۱۵ ہزار ٹن چاول آنے کی توقع ہے اس میں سے نصف پہونچ چکا ہے آئندہ ماہ کیلئے ۲۰ ہزار ٹن چاول مقرر ہوا ہے -

سیاسی شورش کے زمانہ میں برما نے ہند کو مطلع کر دیا تھا کہ وہ چاول کا مقررہ کوٹہ برآمد نہ کر سکے گا - جولائی میں اس نے ۲۹½ ہزار ٹن چاول بھیجا جبکہ اس سے پہلے مہینے میں اس نے ۷۶۰۰۰ ٹن چاول برآمد کیا تھا - اگست میں اس سے بھی کم چاول یعنی ۶ ہزار ٹن آیا - ستمبر میں صرف ۲ ہزار ۳۰۰ ٹن آیا - اب مقدار میں اضافہ ہو جانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دریائے اراوتی کے ڈیلٹے کی حالت بہتر ہو گئی ہے - گذشتہ اپریل سے نومبر تک برما سے ہند میں درآمد شدہ چاول کی کل مقدار ۳ لاکھ ۲۹ ہزار ٹن ہو جائیگی - (اسٹار)

برطانیہ اور مصر کی گفتگو کے دوبارہ شروع ہونے کے امکانات

پیرس ۳۰ اکتوبر - قاہرہ میں یہ خبریں گرم ہیں کہ برطانیہ اور مصر کی گفت و شنید دوبارہ جاری ہو جائے گی - ایک معتبر مصری حلقے نے اس خبر کی تصدیق نہیں کی -

یہ خبریں اس وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں کہ مصر کے سفیر مقیم لندن عمر پاشا مصر کے وزیر اعظم کو تمام واقعات سے مطلع کر رہے ہیں یہ بات بھی برطانوی حلقوں میں کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی -

ایک معتبر مصری ترجمان کا کہنا ہے - کہ موجودہ وقت جبکہ دنیا روس کے بحران سے مضطرب ہے - مصر اور برطانیہ کی گفت و شنید کے آغاز کے لئے موزوں نہیں ہے کیونکہ برطانیہ اور مصر کی گفت و شنید بہت ہی اہم اور نازک مسائل کے متعلق ہے - دو ممالک میں "اعتماد کا بحران" پیدا ہو گیا تھا اور اب جب کہ دنیا میں بہت ہی زیادہ اضطراب ہے - اس کا حل نہیں تلاش کیا جا سکتا (اسٹار)

—— قاہرہ ۳۰ اکتوبر - آج وزیر اعظم نقراشی پاشا نے برطانوی سفیر کو شرف ملاقات بخشا (اسٹار)

پاکستان رفتہ رفتہ صنعتی میدان میں ترقی کر رہا ہے

کراچی ۳۰ اکتوبر پاکستان کا صنعتی میدان میں رفتہ رفتہ ترقی کی رفتار کا اندازہ اس بات کے انکشاف سے لگایا جاتا ہے کہ ستمبر میں ختم ہونے والے ۳ ماہ کے عرصے میں صنعت کے لئے اس سے قبل کے ۳ ماہ کے عرصے کی نسبت زیادہ سرمایہ جاری کیا گیا ہے - ستمبر میں ختم ہونے والے ۳ ماہ کے عرصے کے لئے سات کروڑ چالیس لاکھ روپے کا سرمایہ لگایا گیا ہے اور اس کے مقابلے میں اس سے قبل کی سہ ماہی کا سرمایہ چار کروڑ نوے لاکھ روپے ہے

صوبہ وار تقسیم کے لحاظ سے سندھ کا درجہ سب سے اول ہے یہاں ۱۹ فیکٹریوں کے لئے ۴ کروڑ نوے لاکھ روپیہ منظور کئے گئے ہیں - ان فیکٹریوں میں سے تین کپڑا بنانے کی فیکٹریاں ہوں گی - ان فیکٹریوں پر ۱ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے صرف آئینگے - ان کے علاوہ ایک جہازوں کی مرمت کی فیکٹری ہوگی - جو ایک کروڑ کے سرمائے سے کھولی جائے گی - ان کے علاوہ ایک کروڑ کے سرمائے سے سات دھات کا سامان بنانے والی فیکٹریاں اور ایک نمک کی فیکٹری قائم کی جائے گی -

دوسرا نمبر مشرقی بنگال کا ہے - اس صوبے کے لئے ایک کروڑ تیس لاکھ کے سرمائے کی منظوری دی گئی ہے - اس سرمایہ سے ۱۳ نئی فیکٹریاں قائم کی جائینگی - پچھلے سہ ماہی میں ایک فیکٹری کے لئے ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کے سرمائے کی منظوری دی گئی تھی -

مشرقی بنگال کی نئی فیکٹریوں میں پانچ پٹ سن کو باندھنے والی اور دساور کو بھیجنے والی فیکٹریاں قائم کی جائیں گی - انکا سرمایہ ۴ لاکھ روپے ہوگا - ایک گلاس اور برتن بنانے کا کارخانہ ۵ لاکھ روپے کے سرمایہ سے قائم کیا جائے گا -

مغربی پنجاب کے لئے صنعت میں ایک کروڑ روپے کا سرمایہ لگانے کی اجازت دی گئی ہے - اس سرمائے سے ۵ صنعتی ادارے قائم کئے جائینگے - ان میں ایک کپڑا بننے کا کارخانہ شامل ہے - جس پر ۳۰ لاکھ روپے صرف ہونگے ایک چائے اور کافی کا کارخانہ ہوگا - جس پر ۲۵ لاکھ روپے صرف ہوں گے اور ۸ لاکھ کے سرمائے سے دو فلم کمپنیاں قائم کی جائیں گی - صوبہ سرحد کے لئے ۲۵ لاکھ روپے کا سرمایہ منظور کیا گیا ہے - اس رقم سے مردان میں ایک چینی کی فیکٹری قائم کی جائے گی - (اسٹار)

جہاز رانی کی گفت و شنید میں پاکستانی وفد کی قیادت مشرقی بنگال کے وزیر کرینگے

کراچی ۳۰ اکتوبر مشرقی بنگال کے وزیر لیبر ڈاکٹر اے ایم ملک مشترکہ جہاز رانی کے کمیشن کی میٹنگ میں شرکت کرنے والے پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے - معلوم ہوا ہے کہ یہ میٹنگ نومبر کی ۲۹ اور ۳۰ تاریخ کو ہو رہی ہے -

مشترکہ جہاز رانی کے کمیشن میں - دو قسم کے نمائندے شامل ہیں - اس میں صرف جہازوں اور جہازوں کے مالکان شامل ہیں - اس کمیشن کے آئندہ اجلاس کے لئے دنیا کی بہت سی حکومتوں کو دعوت نامے جاری کئے گئے ہیں ۱۹۴۶ء میں سیٹل کے مقام پر بین الاقوامی لیبر جماعت نے جہاز رانی کے جس کنونشن کو تسلیم کیا تھا اس پر سوائے ہالینڈ کے اور کسی ملک نے عملدرآمد نہیں کیا

جنیوا کے اجلاس میں تمام دنیا کے جہازرانوں کی بہبودی کے مسائل پر غور کیا جائے گا - ان میں پاکستان کے ایک لاکھ جہازوں میں کام کرنے والے مزدور بھی شامل ہیں - (اسٹار)

—— دمشق ۳۰ اکتوبر آج شام کے وزیر خارجہ نے شمیم کے وزیر خارجہ کو شرف باریابی بخشا جنہوں نے عرب پناہ گزینوں کی امداد کے کاموں کی تفصیل بیان کی (اسٹار)